معارف حج

سفر عشق

معارف و اسرار حج پر ایک روح پرور خطاب کا ایک اقتباس جو حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے اپنے آخری سفر حج کے دوران سمندری جہاز میں ارشاد فرمایا ——— (ادارہ)

میرے بزرگو! روزہ، حج یہ دو عبادتیں اللہ تعالیٰ کی صفت محبوبیت کی بنا پر مقرر کی گئیں اور نماز روزہ زکوٰۃ اللہ کی صفت مالکیت کی بنا پر۔ اب پھر دیکھو اگر کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے۔ پھر دوسروں سے بھی محبت رکھتا ہے تو اسے جھوٹا کہتے ہیں۔ محبوب کے علاوہ سب کو چھوڑ دینا محبت کا تقاضا ہے۔

من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً[1]

اللہ تعالیٰ کا جمال گوارا نہیں کرتا کہ دوسرے سے بھی محبت کی جائے پہلی منزل محبت کی یہ ہے کہ محبوب کے سوا سب سے منہ پھیر لو۔ روزہ میں کھانا پینا اور بیوی سے ہمبستری کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عام لوگوں کے لئے ہے۔ مگر خواص کا روزہ یہ ہے کہ تمام گناہوں کو چھوڑ دیں اور اخص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ ذات مقدسہ کے سوا سب کو چھوڑ دیں۔ غیر اللہ کو سامنے بھی نہ لائیں۔ یہ عشق کی پہلی منزل ہے۔ رمضان گذرا شوال سے عشق کی دوسری منزل شروع ہوئی دوسری منزل یہ ہے کہ محبوب کے در و دیار کی طرف توجہ کی جائے جہاں اس کا کوچہ ہے، جہاں اس نے دوسروں کو نوازا ہے۔ وہاں جایا جائے۔ اس کے در و دیوار کے پاس پہنچا جائے اور جمال محبوب کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اس کے گھر کے ارد گرد دیوانہ وار پھرا جائے اس کے در و دیوار سے چمٹ کر اس کے سنگ در کو بوسہ دیا جائے

امر علی الدیار دیار لیلیٰ	اقبل ذا الجدار و ذا الجدار
وما حب الدیار شغفن قلبی	ولکن حب من سکن الدیار[2]

[1] جو وصال مولیٰ کی امید رکھتا ہے تو عمل صالح اختیار کرے اور اس کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ ۱۲

[2] لیلیٰ کی بستیوں سے گذرتے وقت کبھی ایک دیوار چومتا ہوں کبھی دوسری۔ در و دیوار کی محبت نے مجھے سراسیمہ نہیں بنایا بلکہ ان کے مکینوں اور باشندوں نے جو اس میں کسی وقت اترے تھے۔ ۱۲

مجنوں کہتا ہے کہ میں دیارِ محبوب پہ پہنچتا ہوں تو اس کے در و دیوار کو بوسہ دیتا ہوں اور مجھ کو ان در و دیوار نے مجنون نہیں بنایا بلکہ گھر والے نے (من نزل الدیار) نے مجنون بنایا ہے۔ جس قدر دیارِ محبوب سے قریب تر ہوتے جاؤ آتشِ شوق بھڑکتی جائے۔

وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتشِ عشق تیز تر گردد

عاشق کو کہاں زیبا ہے کہ عشق ہو اور لوگوں سے لڑے جھگڑے اس پر شہوت کا غلبہ اور معشوق کی نافرمانی کا صدور ہو۔ فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔

عاشق ہمیشہ سرنگوں رہتا ہے۔ عشق کا تقاضا ہے کہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ ہو اگر سچا عاشق اور سچی محبت لیکر نکلے تو ہر چیز سے بالاتر ہو کر محبوب سے لپٹ جاؤ۔

میرے بھائیو! اللہ پاک کے گھر کی طرف جا رہے ہو اس راہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ ہمیشہ لڑائی جھگڑے سے بچتے رہو اور یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ خدا پاک مجھ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ تمہارے ہر حال کو دیکھتا ہے۔ اس کا نام لیتے ہوئے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک کہتے ہوئے چلو یہ آواز بلند کرتے ہوئے اللہ پاک کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے تواضع و سکون کے ساتھ چلو جس قدر ممکن ہو صبح و شام دوپہر چڑھتے ہوئے اترتے ہوئے ہر حال میں لبیک اللھم لبیک۔ الخ پڑھتے رہو۔ لاشریک لک بار بار کہا جاتا ہے۔ سوائے تیرے ہمارا کوئی محبوب نہیں۔ سلے ہوئے کپڑے اتار دو خوشبو بھی ترک کر دو، دو کپڑے بغیر سلے ہوئے پہن لو سر کو ننگا رکھو جوتا پہنو مگر پیر کے اوپر کی ہڈی ابھری ہوئی ہو چھپنے نہ پائے۔ سرمہ نہ لگاؤ، خوشبو نہ لگاؤ، بالوں کو نہ سنوارو، نہانا ضرورت شرعیہ سے جائز ہے۔ خوشبو لگانا۔ بالوں کو اکھاڑنا، سنوارنا جائز نہیں، شکار مت کرو۔ غرض کہ دیوانوں کی صورت بناؤ یہ چیزیں تو اس کے لئے ہیں جو ہوش و حواس میں ہو، عشاق کو اتنا ہوش کہاں ہے

نو بہار ست جنوں چاک گریباں مددے آتش افتاد بجان جنبشِ داماں مددے

ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک اس کو سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو کیا

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

جس قدر مکہ معظمہ سے قریب تر ہوتے جاؤ دیوانگی اور جنون کے آثار بڑھتے جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنکھیں

دی ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مکہ معظمہ و خانہ کعبہ میں آثار صفت جمالیہ ظاہر ہیں۔ ہم کورے ان بزرگوں کی اطاعت و پیروی میں جو یہ آثار دیکھتے ہیں۔ اللہ کے گھر کے گرد سات چکر لگاتے ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں۔ بہرحال یہ عبادت مظہر عشق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ محبوب اس کے اندر اسباب محبت باتم الوجوہ پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً محبوب ہیں۔ یہ حج اسی نے فرض کیا گیا کہ اسی محبوب حقیقی کے پروانے بنو۔

حضرت ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کر دیا۔ عاشق کو عشق کی راہ میں کوئی نصیحت کرتا ہے۔ تو اسکو غصہ آتا ہے اور وہ ناصح کو پتھر مارتا ہے جب حضرت اسماعیلؑ جان کی قربانی دینے جا رہے تھے۔ تو راستے میں تین جگہ ناصح نادان شیطان نے سمجھایا باپ کے ساتھ کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے پتھر مارے۔ اللہ تعالیٰ نے اسماعیلؑ کو ذبح ہونے سے بچالیا اور جنت کے مینڈھے کو ذبح کرا دیا۔ یہ اب شریعت ہے کہ مینڈھے اور دنبے کو ذبح کرنا گویا بیٹے کو ذبح کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عشق لے کر جا رہے ہو تو جس قدر ممکن ہو عجز و انکسار اختیار کرو۔ جملہ عاشقوں کے سردار آقائے نامدار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس قدر ممکن ہو درود شریف پڑھتے ہوئے تلاوت کرکے ہدیہ کیجئے۔ اس راہ عشق کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک اور علماء کے ایک گروہ کے نزدیک پہلے مدینہ منورہ جانا افضل ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ہمارے آقا جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے بلکہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں۔ آپ کے پاس حاضری دے کر عرض کرو یا رسول اللہ ہم حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا کیجئے۔ شفاعت فرمائیے۔ پھر جناب باری سبحانہ کے گھر کی طرف لوٹا جائے تاکہ آپ کے وسیلہ سے اللہ پاک حج کی اس عاشقانہ عبادت کو قبول فرمائے۔

میرے بھائیو! حج کے ایام میں سب سے زیادہ مقدس وقت وقوف عرفہ کا دن اور مزدلفہ کی رات ہے۔ ایسا وقت نہیں ملے گا۔ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ بیوقوفی کی وجہ سے اس مقدس وقت کو بات چیت، کھانے پینے میں صرف کر دیتے ہیں ——— دیکھو بے وقوفی مت کرو اس وقت کو بے کار مشغلوں میں ضائع مت کرو۔ اللہ اللہ کرو تسبیح پڑھو۔ تلاوت کرو۔ درود پڑھو۔ دعا کرو۔ جبل رحمت کے پاس جانا ضروری نہیں۔ میدان عرفہ میں جہاں توبہ و استغفار کرو۔ بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم کی صورت اور سیرت سے بیزار ہیں۔

ڈاڑھی منڈواتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ کہ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔ عبداللہ بن عمرؓ ایک مٹھی پکڑکر کٹاتے تھے۔ ایک مٹھی سے کم کو کتروانا صورت وسیرت محمدیہ سے نفرت کرنا ہے۔ دیکھو سکھ ایک بال پر قینچی نہیں لگاتے شرم سے مرجانا چاہیئے کہ مسلمان کو ایسا بڑا رسول ملا کہ کسی قوم کو نہیں ملا اور پھر بھی خود مسلمان ایسے پیارے رسولؐ کی سیرت وصورت سے بیزاری کا اظہار کرے۔

میرے بھائیو! اس سے بچو۔ آقائے نامدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وسیرت کے عاشق بنو ــــ

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو محبوب ہیں اللہ کے اگر ان کی اطاعت کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارا چاہنے والا بن جائے گا۔ تم محبوب خدا بن جاؤگے۔ یحببکم اللہ اللہ تمہارا چاہنے والا بن جائے گا۔ تمہارا بیٹا تم کو بہت محبوب ہے۔ اگر کوئی لڑکا تمہارے بیٹے کی صورت میں تمہارے سامنے آجائے تو بے اختیار تم کو اس سے محبت ہوجاتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان کی صورت بناؤ سیرت اختیار کرو۔ صورت اور سیرت کی تابعداری کرو تو اللہ تعالیٰ کے تم بھی محبوب بن جاؤگے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرو۔ توبہ کرو۔ اس سے مایوس نہ ہو جب تک موت نظر نہ آئے۔ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں حتی الامکان کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ جیسا کہ اس سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح بیباک بھی مت بنو۔ اس سے ہر وقت ڈرتے رہو۔ چلتے پھرتے کھاتے پیتے سوتے جاگتے ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہو۔ اگر ذکر کی عادت ڈالوگے تو سوتے وقت بھی ذکر جاری رہے گا۔ اور مرنے کے وقت آخری سانس تک ذکر جاری رہے گا۔ اور مرنے کے بعد جب اٹھوگے اور قیامت قائم ہوگی تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے ــــ دعا کرو کہ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو اور آقائے نامدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین ــ ــ

الحق میں اشتہار دیکر تجارت کے فروغ اور ایک دینی ترجمان کے استحکام کا باعث بنیں